الدُّرُ الثَّمِیْنُ

فِی اِثْبَاتِ عَقْدِ التَّسَابِیْحِ وَالْاَوْرَادِ بِالْیَمِیْنِ

تسبیحات صرف دائیں ہاتھ پر پڑھنا مسنون ہے۔



تالیف

مولانا قاری محمد سلمان الخیر النعیمی قاسمی

استاذ عربی دار العلوم وقف شاہ بہلول سہارنپور یوپی، الہند



شائع کردہ

دارِ فاروق

تھانہ، نزد ممبئی، مہاراشٹر، انڈیا

الدُّرُّ الثَّمِين

في إثبات عقد التسابيح والأوراد باليمين

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ
فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ
وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ تَرَكَ سُنَّتِيْ عَمَدًا فَكَأَنَّمَا قَتَلَنِيْ.(الاعتصام)

اَلدُّرُّ الثَّمِيْنُ

فِيْ اِثْبَاتِ عَقْدِ التَّسَابِيْحِ وَالْاَوْرَادِ بِالْيَمِيْنِ

تسبیحات اوراوراد و وظائف صرف دائیں ہاتھ پر پڑھنا (شمار کرنا) مسنون ہے۔

تالیف

مولانا قاری محمد سلمان الخیر النعیمی قاسمی

استاذ عربی دارالعلوم وقف شاہ بہلول سہارنپور یوپی، الہند

شائع کردہ

دارِ فاروق

تھانہ، نزد ممبئی، مہاراشٹر، انڈیا

۞

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

☆تفصیلات☆

کتاب کا نام: **الدر الثمین**

في إثباتِ عقد التسابيح والأوراد باليمين

تالیف: محمد سلمان الخیر نعیمی سہارنپوری

خادم التدريس: دار العلوم وقف شاہ بہلول سہارنپور، یوپی، انڈیا

سن اشاعت: رمضان المبارک: ۱۴۴۰ھ ☆ مئی: ۲۰۱۹ء

ناشر: **دارِ فاروق**، تھانہ، نزد ممبئی، مہاراشٹر، انڈیا

باہتمام: **احسنی احباب ہند**

﴿ضروری درخواست﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، بشری طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح، حوالہ جات وغیرہ میں بھرپور احتیاط برتی گئی ہے، پھر بھی بہ تقاضائے بشریت اگر کوئی فروگذاشت اور غلطی نظر آئے، تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں، ان شاء اللہ آئندہ اس کی اصلاح کردی جائے گی اور ہم نشاندہی کے لیے بے حد شکر گزار رہوں گے۔

احسنی احبابِ ہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ.(الآیۃ)

ترجمہ: جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا، تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ.(الآیۃ)

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میرا اتباع کرو، تو اللہ تمھیں محبوب بنا لے گا، اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ.(الآیۃ)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَاتُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ.(الآیۃ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عمل باطل مت کرو۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ.(الآیۃ)

ترجمہ: اور رسول تمھیں جو دے اس کو لے لو، اور جس سے تمھیں روکے، اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرو۔

☆......☆......☆

ﷺ

ﷲ ﷲ ﷲ

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِأَةِ شَهِيْدٍ. (مشكوةُ المصابيح)

ترجمہ: جس شخص نے میری اُمت کے فساد کے زمانہ میں، میری کسی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا، پس اس کے لیے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

مَنْ تَرَكَ سُنَّتِيْ عَمَدًا فَكَاَنَّمَا قَتَلَنِيْ. (الاعتصام)

ترجمہ: جس شخص نے جان بوجھ کر میری کوئی سنت چھوڑ دی، پس یہ ایسا ہے کہ اس نے مجھے قتل کر دیا۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لِعُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ. (شمائل ترمذي)

ترجمہ: جناب نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن عبیدؓ سے (ایک خاص موقعہ پر ارشاد فرمایا: کیا میرے (اعمال وافعال کے) اندر تمہارے لیے اُسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) نہیں ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَاجِئْتُ بِهٖ. (شمائل النبي)

ترجمہ: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہو جائے۔

☆......☆......☆

اللہ اللہ اللہ

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

دو جہاں کی کامیابی ، گر تجھے درکار ہے
اُن کا دامن تھام لے، جن کا محمد ﷺ نام ہے

نیز

مِل نہ پائی کوئی منزل ، پھر اُس کو
میرے نبی کی راہ سے جو بھی دور ہوا

اور

محمد ﷺ کی محبت ،دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی،تو سب کچھ نامکمل ہے

نیز

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے، تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ، لوح و قلم تیرے ہیں

☆......☆......☆

﷽

تمہید

پیش نظر تحریر بہ نام ''اَلدُّرُّالثَّمِیْنُ فِيْ اِثْبَاتِ عَقْدِ التَّسَابِیْحِ وَالْأُوْرَادِ بِالْیَمِیْنِ'' کوئی مستقل تحریر یا تالیف نہیں ہے؛ بلکہ احقر سے اکثر و بیشتر پوچھے جانے والے سوالات میں سے ایک اہم سوال پر مشتمل خط کا تحقیقی جواب ہے، لہٰذا اس تحریر کو پڑھنے سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ اس میں کسی خاص مکتبِ فکر کو نہ تو نشانہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری پیش نظر رہی ہے، بلکہ جو بات روایۃً ودرایۃً آثار وفقہ سے ماخوذ ہوتی ہے، اور مجھ بے علم وعمل کی وہاں تک رسائی ہو پائی ہے، پیش خدمت ہے، اسی سے یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ مقصودِ تحریر ہرگز کسی کو اپنی بات زبردستی منوانا نہیں ہے؛ بلکہ محض اصل سنت کا بیان اور اس کی ترویج مطمحِ نظر ہے، اللہ تعالیٰ توفیق خیر رفیق فرمائے۔ آمین.

واذا أتتك مذمتي من ناقص　　　　فهي الشهادة لي بأني كامل

وأنا الأحقر والأفقر

محمد سلمان الخیرنعیمی سہارنپوری

خویدم الطلباء :دارالعلوم وقف شاہ بہلول/سہارنپور،یوپی۔الھند

۲۷/ربیع الاوّل:۱۴۳۹ھ

﷽

قــارئین کــرام! پہلے اصل سوال پر مشتمل خط کا وہ حصہ پیش کیا جاتا ہے ،جس میں سائل نے دائیں ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی صحیح تحقیق کی فرمائش کی ہے اور پھر اس کے بعد اس کا تفصیلی و تحقیقی جواب ملاحظہ فرمائیں۔

محترمی ومکرمی ومخدومی جناب حضرت اقدس مولانا سلمان الخیر نعیمی صاحب قاسمی، مدظلہٗ

السَّلام علیکم ورحمة اللّٰہ بر کاتهٗ

اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی مع اہل وعیال بعافیت ہوں گے۔.......................

....

(۱).....کئی مہینوں سے ہمارے یہاں کے کچھ علماء کے مابین یہ بحث جاری ہے کہ تسبیحاتِ فاطمی وغیرہ کو اگر ہاتھوں پر پڑھا (یا شمار کیا) جائے ،تو مسنون عمل کیا ہے ،دونوں ہاتھوں پر پڑھنا ہے، یا صرف ایک داہنے ہاتھ پر؟ عام معمول تو یہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جاتا ہے، جب کہ ہمارے بعض احباب کا کہنا ہے کہ صرف داہنے ہاتھ کا استعمال کرنا مسنون ہے۔کیا یہ بات تحقیق رُو سے درست ہے؟ للہ، فی اللہ معتبر و مستند کتب سے حدیث وفقہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

جزاكم الله أحسن الجزاء.

العارض

محمَّد راشد اعظمي

خرّيجُ أزهرِ الهند دارالعلوم ،ديوبند

الجواب بعون الملك العزيز الوهاب!

الحمدُ لله الذي جعل العلماءَ ورثةَ الأنبياء، وخلاصةَ الأولياء الذين يدعو لهم ملائكةُ السماء، والسّمك في الماء والطيرُ في الهواء، والصلوةُ والسّلامُ الأتمّان الأعمّان على زُبدةِ خُلاصة الموجودات، وعُمدة سُلالة المشهودات، في الأصفياء الأزكياء، وعلى آله الطيبينَ الأطهار الأتقياء، وأصحابه الأبرار نجوم الاقتداء والاهتداء. أمّا بعد:

عزیزی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ماشاء اللہ، آپ کے دونوں محبت نامے نظر نواز بھی ہوئے اور دل نواز بھی، آپ کی تحریر سے انداز ہوا کہ اللہ رب العزت کے لطف وانعام کی موسلا دھار بارش آپ پر خوب برس رہی ہے، اللهم زد فزد، بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دعاء ہوں کہ ربّ کریم آپ کو مزید کمالاتِ ظاہری وباطنی سے سرفراز فرمائے۔ آمین.

اس عاجز وفقیر کو بھی اپنی مستجاب اوقات وساعات کی دعواتِ صالحات میں یاد کر لیا کریں، تو احسان ہوگا۔ فجزاك الله أحسن الجزاء.

آپ کے خط نمبر:۲، میں جو ایک انتہائی اہم علمی وتحقیقی سوال پوچھا گیا ہے، اگر چہ میں اس کی جوابدہی کا نہ اہل ہوں اور نہ لائق، یہ سوال تو کہیں اور اکابر محدثین ومشائخ محققین کے یہاں پوچھا جانا چاہیے تھا، مگر آپ کا حسن ظن، (جو خط کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو میرے حق میں مقبول ومنظور فرمائے) اور پر اصرار فرمائش، دونوں

ہی کی تعمیل و تمثیل میں ماحضر پیش خدمت ہے، اگرچہ میں کم علمی و کم عمری کے باوجود آج کل غیر معمولی تدریسی، تصنیفی، تفسیری اور انتظامی مشاغل میں گھرا ہوا ہوں۔ فللّٰہ الحمد والشکر علی نعمائہ.

محبِّ من! موجودہ دور میں مسلمانوں کی دینی، علمی اور عملی تنزلی و انحطاط شاید کسی پر مخفی ہو، تقریباً ہر شعبہ میں سخت اصلاح کی ضرورت ہے، اور الحمد للہ اس انحطاط کو دور، دفع یا کم کرنے کی صدہا کوششیں متعدد زاویے سے تنظیموں اور اصلاحی جماعتوں و انجمنوں کے تحت جاری وساری ہے، فقیر کی بھی بے بضاعتی و خامیٔ علمی کے باوجود یہ ادنیٰ سی کوشش رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح، کسی بھی درجہ میں سہی، غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے اور علماء و عوام کو اس طرف توجہ دلائی جائے، تاکہ وہ موت سے پہلے پہلے غلطیوں پر مطلع ہو کر صحیح عمل اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جائیں، اور اس بہانے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہم ذمہ داری بھی ادا ہوتی رہے۔ اور اللہ کے نبی حضرت امام الانبیاء ﷺ کی حدیث پاک مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهٗ أَجْرُ مِأَةِ شَهِيْدٍ. (مشکوۃ: ۱/ ۳۰) کا کسی نہ کسی درجہ میں مصداق بن جائیں۔

اُس کریم داتا کی رحمتِ بیکراں سے کیا بعید ہے کہ یہی کوشش ذریعۂ نجات ہو جائے اور اپنا کام بن جائے۔

مولیٰ!

جو طلب میں نے کیا تو نے عنایت سے دیا

تیرے قربان میرے ناز اُٹھانے والے

بہر حال آج اُمت مسلمہ کا ایک بہت بڑا طبقہ (علماء و عوام میں سے، جیسا کہ آپ نے بھی لکھا) اس انتہائی عظیم الشان سنت سے محروم نظر آتا ہے، جہاں جائیں، جس کو

دیکھیں وہ اس سے محروم نظر آتا ہے،تقریباً سب حضرات تسبیحات یا اوراد و وظائف دونوں ہاتھوں سے (یا دونوں ہاتھوں پر) پڑھتے ہیں،خاص طور پر فجر وعصر کی نماز کے بعد اس دلخراش منظر کا خوب مشاہدہ ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں پر تسبیحاتِ فاطمی پڑھی جاتی ہیں،جبکہ یہ طریقہ خلافِ شریعت،خلافِ سنت،خلافِ فقہ اور خلافِ شعورِ مسلم ہے،اس لیے کہ اللہ کے نبی حضرت نبی اکرم ﷺ سے بہ طریق صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ تسبیحات صرف دائیں ہاتھ پر پڑھتے تھے۔

ذیل میں اصل مسنون طریقہ کی تائید وحمایت میں چند دلائل کتبِ حدیث وفقہ سے اہلِ علم کی اطلاع کی خاطر درج کیے جاتے ہیں،حاشا وکلا! خدارا! میرے اس بیان اور اندازِ بیان سے آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ نعوذ باللہ میں اس کے خلاف کرنے کو حرام وناجائز کہتا ہوں ،ہاں حضرت امام الانبیاء جناب رسول اللہ ﷺ کی اصل سنت اور پیاری موافقِ نقل وعقل اَدا کے بیان اور اشاعت میں اگر آپ کوئی شدت اور تشدد محسوس کریں،تو الحمد للہ! یہ زور آور اندازِ بیان سنت کی حمایت اور اس کے اہتمام شان کی وجہ سے ہے،جو بالکل بھی بے جا اور غیر مناسب نہیں ،بلکہ یہ تو مطلوبِ شرع ہے،جو ایک ایک غلام نبی،وارثِ نبی،اور اُمتی کا غیرتی فریضہ ہے،جس کی صدہا مثالیں قرآن وحدیث اور سنت وسیرت کی کتابوں میں موجود ہیں،اور سنت کے قیام وبیان میں شدت خود ہمارے اکابرین ومشائخ سے بھی مروی ہے،اور یہ شدت اس معنی کر بھی مذموم نہیں کہ لِلذَّات نہیں،بلکہ لِلدِّیْنْ ہے،جو اِحیاءِ سنت کے مبارک جذبہ کے قبیل سے ہے،جو ہر مؤمن ومسلم کے اندر ہونا چاہیے اور علماء کا تو یہ فرضِ منصبی ہے۔

محبِّ من! اور ایک بات یہ بھی عرض ہے کہ اس تحقیقی تحریر کو فتنہ کا ذریعہ ہرگز نہ

بنایا جائے، کوئی مان لے تو بہت اچھا، نہیں مانے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے، اس سلسلے میں نزاعی شکل اختیار کرنا ہرگز صحیح نہ ہوگا۔

خیر! مطلوبہ سوال کی تائید وحمایت میں چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

(۱).....سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ. (سنن أبي داؤد :۱/ ۲۱۰).

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تسبیحات دائیں ہاتھ سے گن رہے تھے۔

اور یہی موافق عقل بھی ہے کہ نیک اور اچھے اعمال میں صرف دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے، کیونکہ آپ ﷺ کا ایک عمومی عمل بھی صحیح احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ ہر اچھے کام میں دائیں ہاتھ ہی کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ امام مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری علیہ الرحمہ نے ایک حدیث پاک ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے:

كان رسول اللّٰه ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فى شَأْنِهٖ كُلِّهٖ.

(صحیح مسلم:کتاب الطهارة،باب التیمن فی الطهور وغیره،رقم،۲٦۸)

کہ آپ ﷺ تمام (اچھے) کاموں میں داہنی طرف کو ہی پسند فرماتے تھے۔

اور ہم لوگ چونکہ امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں، لہٰذا ہمارے لیے اپنے حضرات فقہاء کی تحقیقات وتصریحات بھی عمل کے لیے کافی وشافی تھی، کہ ان حضرات نے آپ ﷺ کے اس عمل کی تصحیح فرمائی ہے۔

مثلاً (۲)..... مشہور حنفی محدث وفقیہ ملا علی قاری ہرویؒ اپنی مشہور ومعروف کتاب "**مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح**" میں فرماتے ہیں:

"وصَحَّ أنه عليه السّلام كان يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ".

(مرقاة:٣/٤٢،مطبوعه فيصل ديوبند).

کہ یہ بات صحیح ہے (جو روایات میں آئی ہے) کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام دائیں ہاتھ سے تسبیحات شمار کرتے تھے۔

(۳)..... مشہور حنفی فقیہ علامہ شامیؒ کے استاذ شیخ احمد طحطاویؒ نے **حاشية مراقي الفلاح** میں لکھا ہے:

"وصَحَّ أنهٗ عليه السّلام كانَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ".

(حاشية المراقي:٣١٦،مكتبه زكريا).

کہ یہ بات صحیح ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے تسبیح پڑھتے تھے۔

(۴)..... مشہور حنفی عالم علامہ محمد طاہر پٹنی علیہ الرحمہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھی جائیں۔ **(تكمله مجمع بحار الأنوار:٥/٥٨٧).**

(۵)..... علامہ نواب قطب الدین خاں دہلویؒ نے بھی یہی کہا ہے کہ آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ تسبیحات صرف دائیں ہاتھ ہی سے پڑھتے تھے۔ **(مظاہر حق جدید:١/٧٧٢).**

مذکورہ حضرات محدثین کرام، اور فقہائے عظام کے علاوہ مندرجہ ذیل کبارِ محدثین ومحققین حضرات نے بھی بالتصحیح والتحسین یہ روایت بیان کی ہے۔

مثلاً (٦)..... امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "**الأدب المفرد**" کامل میں

بھی دائیں ہاتھ والی حدیث بالسند المتصل مذکور ہے۔

(الأدب المفرد:۹۲۲،مطبوعہ دارابن کثیر).

(۷)....حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت اقدس استاذ الاستاذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی ''بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد'' میں بیمینہ کی زیادتی بلاکسی نقد وجرح کے ذکر کی ہے۔

(بذل المجهود:۲/۳۵٦).

(۸)....مشہور شافعی عالم علامہ محمد ابن الجزریؒ نے بھی حدیث پاک نقل کی ہے:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ. **(حصن حصين:٤٨).**

(۹)....محدثِ زمانہ امام الوقت حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی معروف ومتداول کتاب میں دائیں ہاتھ کی زیادتی والی حدیث مبارک ہی کو بالسند المتصل بیان کیا ہے۔**(السنن الکبریٰ:۲/۲۵۳و۲/۱۸۷من طريق أخرى).**

(۱۰)....مشہور محدث شارح صحیح البخاری علامہ ابن الملقن شافعی علیہ الرحمہ کہتے ہیں:

يعني : باليد اليمنى في جميع أفعاله ، وكذلك في مناولة الأكل والشرب ، ومناولة سائر الاشياء من على اليمين ، وهو قول الفقهاء .

(التوضيح لشرح الجامع الصحيح:٢٦/١٠٤)

صحیح البخاری کی قدیم ترین شروح میں ضخامت کے اعتبار سے سب سے بڑی شرح یہی موصوف ابن الملقنؒ کی ہے،جن کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کھانے، پینے وغیرہ تمام (اچھے) افعال میں دائیں ہاتھ ہی کو استعمال فرماتے تھے،اور

یہی حضراتِ فقہائے کرام کا بھی قول ہے کہ دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے۔

(۱۱)..... شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ حدیث پاک نقل کرتے ہیں:

عن النبي ﷺ قال : لقد رأيت رسولَ الله ﷺ يعقدها بيده.

(الكلم الطيب:٩٦).

(۱۲)..... اس کے ذیل میں محقق ومحشی لکھتے ہیں:

أي: يـمـيـنـه ، فالتسبيح باليدين معًا خلاف السنة، والعجب من أناس يأكلون باليد اليمنى فقط، ويسبحون بهما!!. **(صحيح الكلم الطيب:٦٧)**.

مطلب یہ ہے کہ تسبیحات دونوں ہاتھوں پر پڑھنا خلافِ سنت ہے، اور لوگوں پر تعجب ہے کہ کھاتے تو ہیں، صرف داہنے ہاتھ سے اور تسبیحات دونوں ہاتھوں پر پڑھتے ہیں۔

(۱۳)..... حافظ ابوعمرو ابن عبدالبر المالکی علیہ الرحمہ کتنی شاندار بات لکھتے ہیں:

قَـدْ قِيلَ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا أَرَادَ نَبِيُّهُ ﷺ بِتَفْضِيلِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ، وَحَسْبُنَا التَّبَرُّكُ بِاِتِّبَاعِهٖ فِيْ جَمِيْعِ أَفْعَالِهٖ ؛ فَإِنَّهٗ مَهْدِيٌّ مُوَفَّقٌ ﷺ. **(الاستذكار:٨/ ٣١٤)**

یعنی یہ بات جو حدیث میں آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ پر تسبیح پڑھتے تھے ، اللہ تعالیٰ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کیوں ترجیح دی، بس ہمارے لیے تو (بلا قیل وقال) آقائے دوجہاں جناب رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی میں خیر وبرکت ہے، کہ ہم تمام افعال واعمال میں آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کریں، اس لیے کہ آپ ﷺ ہدایت وخیر کے علمبردار، راہبر اور اللہ تعالیٰ

کی طرف سے سب کاموں میں خیر کی توفیق دیے ہوے ہیں۔

موصوفؒ نے کتنے اچھوتے انداز میں سنتوں کی اہمیت ارشاد فرمائی، حقیقت یہی ہے کہ ایسے ہی حضرات سنتوں وشریعت کی قدر ومنزلت کو بہ حسن وخوبی جانتے تھے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ بلا چون وچرا، بلا قیل وقال سنتوں کو اپنالیا کریں، عقلی گھوڑے نہ دوڑائیں کہ پھر بائیں ہاتھ کا کیا کام، اس کو کاٹ کر پھینک دینا چاہیے، جیسا کہ مجھ سے ایک موقع پر ایک جاہل، علم وتحقیق سے کورے شخص (مفت کے مفتی) نے کہا تھا۔ العیاذ باللّٰہ.

(۱۴)..... بلادِ عرب کے مشہور محدث وفقیہ مفتیٔ اعظم فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

نعم هذا صحيح ، لم يثبت عن النبي ﷺ أنه كان يُسَبِّحُ باليسرى ، وانما جاء عنه أنه كان يعقد التسبيح بيُمْنَاه، ولكن مع هذا لايُنْكَرُ على من سبح باليسرى ، وانما يقال: ان السُّنَّةَ الاقتصار على التسبيح باليمنى.

(فتاویٰ نور علی الدرب:٤/٥٢٣).

اور ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

فالأَوْلى عد التسبيح بالأصابع، لأن النبي ﷺ كان يَعْقِدُ التسبيح بأصبعه بيده اليمنى. (فتاویٰ نور علی الدرب:٤/٥٢٤)

دونوں عبارتوں سے خوب واضح ہے کہ سنت طریقہ صرف داہنے ہاتھ پر پڑھنا ہے۔

(۱۵)..... شیخ سعید بن علی بن وہف القحطانیؒ نے بھی "حصن المسلم من أذكار الكتاب والسنة" میں باب كيف كان النبی ﷺ يسبح؟ کے ذیل میں یہی بات

مختلف کتبِ حدیث سے ثابت کی ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ ہی سے تسبیحات گنتے تھے۔

(حصن المسلم:۱۵۱).

(۱۶)......فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالمحسن عباد رحمہ اللہ تعالیٰ بیمینه کے ذیل میں لکھتے ہیں:

وهذا دليل على أن عقد التسبيح الأولى، والأفضل أن يكون باليمين. (شرح سنن أبي داؤد للشيخ العباد:۷/۱۸۰)

یعنی حدیث میں اس بات کا بیان اور دلیل ہے کہ تسبیحات دائیں ہاتھ پر پڑھنا ہی اولیٰ اور افضل عمل ہے۔

لہٰذا کسی اولیٰ وافضل اور سنت عمل کو قصداً ترک کرنا کتنے خسارہ کی بات ہے ،اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(۱۷)......امام الوقت، محقق العصر حضرت اقدس ابوالحسنات مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "هدية الأبرار فی سبحة الأذكار" میں آپ ﷺ سے تسبیحات کے شمار کرنے میں دائیں ہاتھ کی بھی صراحت نقل کی ہے۔(هدية الأبرار:۲۵).

(۱۸)......شیخ سعید بن علی بن وہف علیہ الرحمہ "الذكر والدعاء والعلاج بالرقى من الكتاب والسنة" میں باب قائم کرتے ہیں:

"كيف كان النبي ﷺ يسبح؟ "اور پھر اس کے بعد حدیث نقل کرتے ہیں:

عن عبدالله بن عمرو -رضي الله عنه- قال : رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح بيمينه. (الذكر والدعاء:۱۷).

یعنی باب یہ قائم کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تسبیحات کیسے پڑھتے تھے؟

جواب کے طور پر ذیل میں حدیث پاک نقل کی ہے،جس کا مضمون یہی ہے کہ دائیں ہاتھ پر گنتے (پڑھتے) تھے۔

(۱۹).....علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی مذکورہ بالا حدیث اپنی معروف ومتداول کتاب ''شرح السنۃ'' میں نقل کی ہے۔

(شرح السنة:٥/٤٧،صحيح الجامع:٤/٢٧١،رقم: ٤٨٦٥).

(۲۰).....حافظ الدنیا شارح الحدیث والبخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عن عبدالله بن عمرو ـرضي الله عنهـ قال : رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح بيمينه. **(نتائج الأفكارفي تخريج أحاديث الأذكار:١/٨٩).**

جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ روایات کے اندر بیمینہ کی زیادتی بالکل صحیح ہے۔

(۲۱) اور علامہ ابوعبدالرحمٰن شرف الحق عظیم آبادیؒ نے بھی ''عون المعبود عربی شرح سنن ابی داؤد'' میں دائیں ہاتھ ہی کی صراحت کی ہے۔

(عون المعبود:ج ١/ص ٨٠٧ ،مطبوعه بيت الافكار الدوليه)

(۲۲).....محقق کبیر،محدث عظیم شیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی علیہ الرحمہ اپنی مذکورہ بالا کتاب کی شرح میں لکھتے ہیں:

عن عبدالله بن عمرو ـرضي الله عنهـ قال : رأيت رسول الله يعقد التسبيح بيمينه. **(اتحاف المسلم بشرح حصن المسلم : ١٨١٠)**

پھراس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:قوله :بيمينه:أي : بيده اليمنى عادًّا ذلك على أنامله ﷺ. (اتحاف :١٨١١).

مطلب یہ کہ آپ ﷺ تسبیحات کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ہی شمار کرتے تھے۔

مزید لکھتے ہیں:

مايستفاد من الحديث: التسبيح على اليد اليمنى هو هدى صاحب السنة ﷺ،فان الذي بلغ الذكر بين كيفيته، قال الله تعالى: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله. (اتحاف :١٨١٢،آیت آل عمران:٣١).

یعنی حدیث پاک سے یہ بات معلوم ہورہی ہے کہ تسبیحات کا داہنے ہاتھ پر ورد کرنا جناب رسول اللہ ﷺ کی سنتِ ہدیٰ ہے، کہ آپ ﷺ نے ذکر کے ساتھ،اس کا طریقہ اورکیفیت بھی اُمت کو بتلائی ہے،اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اے نبی (ﷺ) لوگوں سے کہہ دیجیے کہ اگرتم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو،تو میرا اتباع کرو۔

(٢٣).....شیخ صلاح محمد ابوالحاج علیہ الرحمہ نے "نزهة الفكر فی سبحة الذكر" کی تعلیقات میں لکھا ہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے بھی دائیں ہاتھ کی زیادتی کی صراحت کو صحیح مان کر اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔(نزهة الفكر:٢٥).

(٢٤).....مسند الزمان محدث العصر محقق الوقت شیخ عبداللہ بن مانع الرُّوقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ثم أن الأولى أن يكون عقد التسبيح بالأنامل في اليد اليمنى ؛ لأن النبي ﷺ كان يعقد التسبيح بيمينه واليمنى خير من اليسرى بلاشك، ولهذا

كان الأيمن مفضلا على الأيسر، ونهى النبي ﷺأن يأكل الرجل بشماله، أو يشرب بشماله، وأمر أن يأكل الانسان بيمينه، (كما في الصحيحين، عند البخاري: رقم، ٥٠٦١، وعند مسلم: رقم، ٢٠٢٢ و ٢٠٢٠) فاليد اليمنى أولى بالتسبيح من اليد اليسرى اتباعًا للسنة، وأخذًا باليمين فقد: كان النبي ﷺ يعجبه التيامن في تنعله، وترجله، وطهوره، وفي شأنه كله. (كمافي الروايات)۔

(نتاج الفكر في أحكام الذكر: ١٢٧).

مطلب یہ ہے کہ افضل واولیٰ اور مسنون عمل یہی ہے کہ تسبیحات کی گنتی اگر انگلیوں پر ہو، تو دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے، اس لیے کہ نبیٔ اکرم ﷺ بھی دایاں ہاتھ ہی استعمال فرماتے تھے اور یہ بات ہر ذی عقل وخرد جانتا ہے کہ دائیں ہاتھ کو، بائیں ہاتھ پر فوقیت وبرتری حاصل ہے، اس میں کوئی دورائے نہیں، اسی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے سے منع فرمایاہے، اور دائیں ہاتھ سے کھانے کی تاکید فرمائی، پس اتباعِ سنت کے ادب واحترام اور اہتمام میں تسبیحات بھی دائیں ہاتھ ہی سے پڑھنا بہتر اور پسندیدہ عمل ہے۔ اور اس وجہ سے بھی دائیں ہاتھ ہی کو ترجیح ہے کہ امام الانبیاء جناب رسول اللہ ﷺ تقریباً تمام اچھے کاموں میں دائیں طرف ہی کو پسند فرماتے تھے، جیسا کہ روایات وآثار اس پر شاہد ہیں۔

(۲۵)..... وزارة الأوقاف والشئون الاسلامية، كويت سے جو "الموسوعة الفقهية" (فقہی انسائیکلوپیڈیا) شائع ہواہے، اس میں ہے:

وعن عبدالله بن عمرو ـ رضي الله عنهما ـ قال: رأيت رسول الله

يعقد التسبيح بيمينه. (**الموسوعة الفقهية:مادة تسبيح، ١١/ ٢٨٤**).

اس کا مقصد وخلاصہ بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ تسبیحات میں دائیں ہاتھ ہی کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

(۲۶).....مفسر، محدث، مؤرخ، فقیہ حضرت اقدس مولانا محمد عاشق الٰہی برنی مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی بحوالۂ نسائی شریف یہی ثابت کیا ہے۔(**فضل مبين:٤٨**).

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس میں بھی دائیں ہاتھ کی زیادتی والی روایت موجود ہے۔

(۲۷).....مسند الوقت حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الدعوات الکبیر'' میں بھی دائیں ہاتھ کی زیادتی والی روایت بلاچون وچرا درج کی ہے۔(**الدعوات: ٢٨٠و٢٨١**).

(۲۸).....مسند الاحناف، وکیل الحنفیہ محدث وفقیہ حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نے شرح سنن ابی داؤد میں کتاب الصلوۃ، باب التسبیح بالحصی کے ذیل میں یہی دائیں ہاتھ کی زیادتی والی روایت بلا نقد وجرح نقل کی ہے۔

(**شرح سنن ابى داؤد:٥/ ٤١٣، مطبوعة مكتبة الرشد ،الرياض**).

(۲۹).....شارح صحیح مسلم علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمہ نے بھی " الأذكار " میں دائیں ہاتھ کی صراحت کی ہے۔(**كتاب الأذكار:١/ ١٨، تحقيق عبدالقادر الأرنوط، مطبوعه دارالفكر، بيروت، وص:١٩/، مطبوعه الحلبي، وص:٢٨/ مطبوعه دارالغدالعربي**)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تسبیحات واوراد اور وظائف اگر ہاتھوں پر پڑھنا یا گننا ہو تو اس کے لیے دایاں ہاتھ ہی افضل ہے، اس لیے کہ نبیٔ اکرم ﷺ سے بھی صرف دائیں ہاتھ

ہی پر پڑھنا ثابت ہے اور بلا اختلاف یہ بات مسلم ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر فضیلت حاصل ہے، اور بھی متعدد امورِ خیر میں آپ ﷺ نے داہنا ہاتھ ہی خود بھی استعمال فرمایا ہے اور اُمت کو بھی ایسا ہی کرنے کی تعلیم وترغیب دی ہے؛ لہٰذا اتباعِ سنت کا تقاضہ یہی ہے کہ تسبیحات وغیرہ صرف داہنے ہاتھ ہی پر پڑھی (یا شمار کی) جائیں۔

(۳۰)..... مشہور عالمی شخصیت فضیلۃ الشیخ الدکتور صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ ۔حفظہ اللہ ورعاہ۔ کے اشراف میں "**الکتب الستة**" کا جو قیمتی وبیش بہا نسخہ (**موسوعة الحديث الشريف**) شائع ہوا ہے، الحمدللہ! اس میں سنن ابی داؤد کے نسخہ میں "**بيمينه**" کی زیادتی موجود ومحفوظ ہے۔(**الکتب الستة: ١٣٣٤**).

یہ وہ حوالے ہیں جو مجھ فقیر وبے بضاعت کو ہر وقت یاد رہتے ہیں اور بلا مشقت جمع ہوگئے ہیں، فلله الحمد على نعمائه. اگر تلاش وجستجو کی جائے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ دلائل کا انبار لگ سکتا ہے، لیکن ایسا کون ذی علم وذی عقل ہوگا، جو ان اجل کتب کے حوالوں کی بھرمار کے بعد بھی کچھ پس وپیش اور من مانی کرے گا۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں
آنکھیں اگر بند ہوں تو دن بھی رات ہے

لہٰذا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اور بتانے والے کا احسان مانیں کہ آنکھ بند ہونے سے پہلے پہلے اصلاح ہوگئی، زندگی میں ایک اور سنت زندہ ہوگئی، ورنہ یہ ہی ہوجاتا کہ

ہاتھ اُٹھائے ہیں، مگر لب پر دُعاء کوئی نہیں
کی عبادت بھی تو وہ جس کی جزاء کوئی نہیں

اب میں آخر میں درخواست کرتا ہوں، اُن حضرات سے جو دونوں ہاتھوں پر ہی پڑھنے پر مصر ہیں، کہ وہ بھی کوئی ایک ایسی حدیث پیش کریں کہ جس میں دونوں ہاتھوں پر پڑھنے کا ذکر ہو، یہ کہہ دینا کہ حدیث میں یَـــدٌ (ہاتھ) مطلق آیا ہے، جہالت کی بات ہے ،نسائی وترمذی وغیرہ میں جو خالص یَـــــدٌ کا لفظ آیا ہے وہ مطلق نہیں؛ بلکہ مجمل ہے اور اس اجمال کی تفصیل وتصریح دیگر احادیث وعبارات فقہ میں موجود ہے ،اگر کسی حدیث میں یَـدَیْنِ کا لفظ آجائے تو اب مطلق ہے،لیکن کسی عالم ومفتی صاحب کا ید والی احادیث دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ مطلق ہے، بہت آسان بات ہے (اگر چہ یہ خود خلافِ حدیث اور خلافِ اصولِ فقہ بات اور نری تحقیق ہے)۔

اگر ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح دیگر رُوات کو بھی یہ انشراح وانکشاف ہوجاتا کہ آگے چل کر کچھ حدیث اور فہم حدیث سے کورے انسان پیدا ہوں گے،تو وہ بھی ضرور ید کے ساتھ یمین کے لفظ کا اضافہ فرماتے۔ان شاء اللّٰه تعالی.

یہ ذرا سی تفصیل اس لیے ہوگئی کہ ایک مفتی صاحب نے ایسا کچھ لکھا تھا،لہٰذا احقاقِ حق میں جواب دہی ضروری سمجھی گئی۔

ایک حیرت انگیز بات:

ایک مرتبہ جب میں نے اس مسئلے کو کہیں اپنے مخصوص احباب ومحبّ علماء کے درمیان بیان کیا ،تو ہمارے ایک مقتدر ومؤقر اور عظیم ادارہ کے دارالافتاء کے ایک مفتی صاحب نے اس سنت سے متعلق کسی ایک استفتاء کے جواب میں اپنی جہالت ونا اہلیت کی بناء پر ایسی غلط سلط اور نا قابل ہضم تحقیق پیش کی کہ جب میں اس کو لیکر مادرِ علمی دارالعلوم

ر دیو بند کے عظیم المرتبت دارالافتاء میں پہنچا تو وہ حضرات دیکھ کر حیران ہو گئے اور سر پکڑ کر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے کہنے لگے کہ بتایئے ہمارے اکابر اور معتمد حضرات کی موجودگی میں کیا کیا ہونے لگا، یہ تحقیق تو سراسر غلط ہے، جب ہمارے فقہاء نے اپنی کتابوں میں اس کی تصحیح کر دی ہے تو پھر کسی نئی تحقیق کی کیا ضرورت ہے۔فالی اللہ المشتکیٰ.

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے موت پر کسی کو یہ کج ادا نہ دے

آج کل بعض نرے مجتہد دونوں ہاتھوں پر پڑھنے کے سلسلے میں آیت کریمہ الیوم نختم علی أفواههم وتكلمنا أيديهم ،الآية بھی پیش کرتے ہیں، پس یہ بھی خلافِ نقل وعقل اور دلیل بارد کے قبیل سے ہے، اگر بالفرض والمحال اس کو اس بحث میں صحیح دلیل سمجھ بھی لیا جائے، پھر تو بہت سے کام دونوں ہاتھوں پر ہی کرنے ہوں گے، کیونکہ دونوں ہاتھ گواہی دیں گے۔فالی اللہ المشتکی.

ایک اور اَلمیہ:

ایک دارالافتاء سے کسی نے اس سلسلے میں استفتاء کیا، تو ایک مفتی صاحب نے لکھا کہ یہ صرف ابوداؤد شریف کے اِس ہندوستانی نسخہ میں ہے کسی اور میں نہیں۔

یہ بھی کذب بیانی اور خلافِ واقعہ من گھڑت بات ہے، الحمدللہ احقر نے ایک نہیں، متعدد بیرونی نسخے بھی دیکھیں ہیں، سب میں یہ موجود ہے، اور ابھی ماضی قریب ہی میں میرے ایک انتہائی محسن ومشفق استاذِ محترم فقیہِ وقت مفسر قرآن سیدی وسندی ووسیلتی الی اللہ حضرت اقدس مولانا مفتی محمود عالم صاحب مظاہری مدظلہ العالی، مؤقر اُستاذ ومفتیِ دار الافتاء جامعہ

مظاہر علوم قدیم سہارنپور کی طرف سے مجھے "الكتب الستة" کا معروف ومشہور اور قیمتی وبیش بہا نسخہ (موسوعة الحديث الشريف) ہدیۃً حاصل ہوا ہے، جو مشہور عالمی شخصیت فضيلة الشيخ الدكتور صالح بن عبد العزیز بن محمد بن ابراہیم آل الشیخ حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی ومراجعت میں کبارِ محدثین وحفاظِ عرب کی ایک لجنہ (کمیٹی) نے خوب تحقیق وتفتیش اور مراجعت کے بعد جمع کیا ہے، اس میں بھی سنن ابی داؤد کے نسخہ میں الحمد للہ دائیں ہاتھ کا ذکر آیا ہے۔

(دیکھئے: الكتب الستة: ص ١٣٣٤، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع).

اَلْعِلْمُ لِلرَّحْمٰنِ جَلَّ جَلَالُهُ
وَسِوَاهُ فِيْ جَهَلَاتِهٖ يَتَغَمْغَمُ
مَا لِلتُّرَابِ وَلِلْعُلُوْمِ وَاِنَّمَا
يَسْعٰى لِيَعْلَمَ اَنَّهُ لَايَعْلَمُ

اور بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ کسی اور نے تو یہ بات بیان نہیں کی، اور فلاں فلاں صاحب اسی طرح پڑھتے ہیں، تو ان کی خدمت میں اتنا عرض ہے کہ خود ان بیان نہ کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ کیوں بیان نہیں کرتے، اور ان دونوں ہاتھوں پر پڑھنے والوں سے بھی پوچھا جائے، کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں، ظاہر ہے خلافِ سنت کرتے ہیں، یا تو عدم علم کی بناء پر یا عدم توجہ کی بناء پر، اور بیان کریں بھی تو کیسے، بیان کے لیے مضبوط علم، راسخ فہم اور صحیح وسلیم تحقیق چاہیے، جس کا عموماً آج کل فقدان ہے، ہاں ماشاء اللہ ہر طرف لکیر کے فقیر دیکھنے کو بہت بڑی تعداد میں ہر وقت ملتے ہیں، میں جو کہہ رہا ہوں یا کرتا ہوں اس کی وجوہ بتا چکا، اسی لیے میں طلباء اور علماء سے خاص طور پر بہ ادب وعظمت عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنے اَعمال کو

سنت کے ترازوں میں تولیں ،اور اُسوۂ نبوی کے آئینہ میں دیکھیں ،اس لیے کہ عوام تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں اور دلیل بناتے ہیں، اللہ تعالیٰ شانہٗ سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے۔آمین.

نفسِ جواز کا سہارا:

بہت سے اہل عقل وخرد یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ بائیں ہاتھ پر پڑھنا جائز تو ہے ؟پس یاد رہے کہ نفس جواز کا سہارا لینے سے بہت سے مسائل مردہ ہوسکتے ہیں ،اور اگر یہ امتیاز کیا جائے کہ کونسا عمل جائز ہے اور کونسا نہیں؟ تو پھر سنن ومستحبات تو یکسر دفن ہو جائیں گے۔ ہر آدمی جائز سمجھ کر بغیر ٹوپی اور شرعی لباس کے نماز پڑھنے پر بھی تیار ہو جائے گا، بغیر ثنا ء،ترکِ وضع یدین ،عندالخفض والرفع کی تکبیرات بھی چھوڑ دے گا، وغیرہ وغیرہ ہر آدمی بس پھر فرائض وواجبات تک ہی محدود رہ جائے گا ،لہٰذا اہل علم کو چاہیے کہ خود بھی اعمالِ صالحہ کا اہتمام کریں اور عوام جن کو کالانعام کہا گیا ہے، ان کو بھی اعمالِ خیر میں لگے رہنے دیں ،خواہ مخواہ کی حد بندیاں ،اور غلط سلط موشگافیاں بعض دفعہ بڑے فتنوں کا دروازہ بن جاتی ہیں ،لہٰذا اس دائیں ہاتھ سے تسبیحات وغیرہ پڑھنے کی سنت کو بھی زندہ کریں ،ایک عالم کی شان ہی یہی ہے کہ وہ علم وتحقیق کا قدر دان ہوتا ہے۔وان اللّٰه لایضیع أجر المحسنین.

اور بعض حضرات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ صرف (ایک) داہنے ہاتھ پر پڑھا نہیں جاتا، بھول ہوجاتی ہے ،تو کوئی گھبرانے کی بات نہیں ،کسی کام کی عادت ڈالنے میں ذرا تکلف اور وقت لگتا ہے، آہستہ آہستہ ان شاء اللہ تعالیٰ عادت ہوجائے گی ،اور اس کی عادت ڈالنے میں جو دقت ہوگی ان شاء اللہ اس پر بھی ثواب ملے گا ،اس لیے کہ یہ دقت اصل سنت کے اہتمام وتعمیل میں ہورہی ہے۔

اور تسبیحاتِ فاطمی تو ایک (داہنے) ہاتھ پر پندرہ، پندرہ کر کے بھی پڑھی جاسکتی ہیں، اور ایک مرتبہ میں ۳۳؍ یا ۳۴؍ بھی، اور وہ اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی چار انگلیوں میں سے ہر انگلی پر سات دفعہ اور انگوٹھے پر پانچ دفعہ، اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ ۳۳؍ کا عدد بہ آسانی پورا ہو جائے گا، اور بھول نہ ہونے کا ایک بہتر طریقہ یہ بھی ہے کہ دانوں والی تسبیح دائیں ہاتھ میں لیکر اس پر پڑھ لی جائیں، جیسا کہ مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے ایک فتویٰ میں یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا، بیشک پریشانی کے بعد ہی آسانی آتی ہے۔ اللہ پاک ہر موقع کی سنت ہم سب کے لیے آسان فرمائے۔ آمین.

عزیز من! یاد رکھو کہ قرآن وحدیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر، ہر عمل خواہ وہ ایمانیات کے قبیل سے ہو یا عبادات کے، معاملات کے قبیل سے ہو یا معاشرت کے، اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وپیروی ضروری ہے، کوئی بھی عمل اس وقت تک نیک اور عنداللہ مقبول اور باعثِ حصول ثواب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مبارک اُسوۂ حسنہ اور سنت کے مطابق وموافق نہ ہو جائے۔ اعمالِ خیر میں سے ایک نہایت ہی مبارک اور نیک عمل یہ تسبیحات کا (ہاتھوں پر) پڑھنا بھی ہے، لہٰذا اس میں بھی اتباعِ رسول اللہ ﷺ کا اہتمام کریں۔ جزاکم اللّٰہ تعالی فی الدارین. آمین.

عارف باللہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ بوستاں (ص: ۴۰) میں کہتے ہیں۔

خلافِ پیمبر کسے رَہ گزید — کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

مپندار سعدؔی کہ راہِ صفا — تواں رفت جز بر پئے مصطفیٰ

ترجمہ: نبی ﷺ کے خلاف جو بھی راستہ اپنائے گا، وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچے گا، اے

سعدی! یہ نہ خیال کر کہ نجات کا راستہ، محمد مصطفیٰ ﷺ کے نشانِ قدم کے خلاف بھی چلا جا سکتا ہے۔

ایک شیطانی دھوکہ:

بہت سے بظاہر دین دار حضرات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو آپ ﷺ کی چھوٹی سی سنت ہے، اس کے سلسلے میں زیادہ پڑنے اور اُلجھنے کی ضرورت نہیں ہے، یاد رہے کہ یہ صرف شیطانی دھوکہ ہے اور خود ساختہ تقسیم اور ضابطہ ہے، اس لیے کہ سنت تو سنت ہے، ہر ایک پر عمل نجات کے لیے کافی ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ اور بہت سے فرائض وواجبات ہیں، ان کا اہتمام کرو، اس طرح کی چھوٹی چھوٹی سنتوں کے چکر میں مت پڑو اعلیٰ درجہ کی جہالت اور گم راہی کی دلیل ہے، ارے سنتوں کا مقام حضراتِ صحابہ و متبعین سنت بزرگانِ دین سے پوچھو کہ انہوں نے ایک ایک سنت کو کیسے سینے سے لگایا، اس کے لیے اپنی زندگیاں تک وقف کر دیں، اور اگر بعض دفعہ ان کے اہتمام میں کمی واقع ہوگئی تو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ جاگتے میں زیارتِ نبوی سے محروم کر دیے گئے، مشہور محدث وفقیہ سفیان بن سعید کو ثور (بیل) کہا گیا ، ایک، دو نہیں سینکڑوں واقعات اس طرح کے کتابوں میں موجود ہیں، لہٰذا استخفافِ سنت (سنت کو ہلکا یا چھوٹا سمجھنا) کھلی گمراہی اور بد دینی کی بات ہے، عاجز وفقیر ایسے ایک دو نہیں، بہت ساروں کو جانتا ہے کہ جنہوں نے سنت کو چھوٹا یا ہلکا سمجھا، وہ خود ہلکے اور چھوٹے ہو گئے۔ اعاذنا اللّٰہ منه .

اور اہل اللہ، عارفین باللہ کا وہ مجرب ضابطہ واُصول بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر کوئی آدمی آداب کو ہلکا سمجھ کر، چھوڑ دیتا ہے، تو مستحبات سے محروم کر دیا جاتا ہے، اور اگر مستحبات کو ہلکا اور چھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے، تو ایک وقت آتا ہے کہ وہ سنتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے، اور اگر سنتوں کو ہلکا سمجھتا ہے، تو واجبات سے محروم کر دیا جاتا ہے، اور اگر واجبات کو ہلکا سمجھ کر چھوڑ دیتا

ہے، ان کا اہتمام نہیں کرتا، تو آہستہ آہستہ وہ فرائض کو فوت کرنے والا بن جاتا ہے، اوران کی ادائیگی سے محروم کردیا جاتا ہے۔(آداب المتعلمین)، العیاذ باللّٰہ.

لہٰذا اگر اللہ نے کسی بھی عمل خیر (فرض وسنت وغیرہ) کی توفیق دی ہے، تو اس کو اُس کریم داتا کی عطا سمجھ کر زندگی میں لانا چاہیے، اپنے عمل کو اس کے مطابق کرنے میں تاخیر یا غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ وما توفیقی الا باللّٰہ.

واذا أتتك مذمتي من ناقص

فهي الشهادة لي بأني كامل

بارگاہِ اُلوہیت میں بہ گریہ وزاری دست بدعاء ہوں کہ اس حقیری کوشش کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما کر میرے لیے اور میرے والدین، اساتذہ ومشائخ اور دوست و احباب کے لیے ذریعۂ رُشد وہدایت بنا کر وسیلۂ نجات ومغفرت بنادے۔ آمین.

جو طلب میں نے کیا تو نے عنایت سے دیا

تیرے قربان میرے ناز اُٹھانے والے

وَ مَا مِنْ كَاتِبٍ اِلَّا سَيَبْلٰى

و يبقَى الدَّهرَ ما كتبتْ يداهُ

فلا تكتبْ بكفكَ غيرَ شيئٍ

يَسُرُّكَ في القِيٰمة أن تراهُ

گرچہ یہ ہدیہ میرا ناقابل منظور ہے

پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

اور

بارِ دُنیا میں رہے، غم زدہ، یا شاد رہے
ایسا کچھ کر کے چلیں تا کہ بہت یاد رہے

اور

میرے خدا! میرا اتنا سا کام ہوجائے
نبی کے چاہنے والوں میں نام ہوجائے

عزیز من! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ کے استفسار ہی پر یہ انیق تحقیق مختصراً ہی سہی، مگر معرض وجود میں تو آئی۔ دعواتِ صالحات میں فراموش نہ فرمائیں۔

فجزاك الله تعالى عني وعن جميع أحبائي أحسن الجزاء.

والموفق والمعين وبيده أزمة التحقيق ، والحمد لله تعالى اوّلا وآخرا.

راقم الحروف

محمد سلمان الخیر نعیمی سہارنپوری

عفا اللّٰه عنه وعافاه

خادم التدریس: دار العلوم وقف شاہ بہلول، رسہارنپور، یوپی، الہند

۲۳/ربیع الاوّل: ۱۴۳۹ھ من الهجرة النبوية

7417677301